فَسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ القرآن

شرعی کونسل آف انڈیا
(بریلی شریف)

چودھواں فقہی سیمینار
۱۴۳۸ھ/۲۰۱۷ء

موضوع: ۱

سفر حج کے دوران عورت مطلقہ یا بیوہ ہو جائے تو کیا کرے

پیشکش

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

وارث علوم اعلیٰ حضرت نبیرۂ حجۃ الاسلام جانشین مفتی اعظم ہند جگر گوشہ مفسر اعظم شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری رحمۃ اللہ علیہ

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور حیات وخدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

شرعی کونسل آف انڈیا

بریلی شریف

کے

سالانہ فقہی سیمنارز

میں ہونے والے

فیصلہ جات

دیے گئے لنک پر ملاحظہ کیجئے

https://muftiakhtarrazakhan.com/shareecouncil/

۹۲/۷۸۶

سوال نامہ

سفر حج کے دوران عورت مطلقہ یا بیوہ ہو جائے تو کیا کرے؟

اسلام میں ایمان لانے کے بعد جو چار عبادتیں فرض ہیں ان میں سے چوتھی عبادت حج ہے، مگر حج ہر شخص پر فرض نہیں، اس کی فرضیت کے لئے شریعت نے کچھ شرائط مقرر کیے ہیں۔ کچھ شرائط وہ ہیں جو نفس وجوبِ حج سے متعلق ہیں، مثلاً مسلمان ہونا، بالغ ہونا، عاقل ہونا، آزاد ہونا، تندرست ہونا، سفر خرچ کا مالک اور سواری پر قادر ہونا، وقت کا ہونا۔

اور کچھ شرائط وجوب ادا سے متعلق ہیں جیسے راستہ میں امن ہونا، عورت کو مکہ جانے میں تین دن یا زیادہ کا راستہ ہو تو اس کے ہمراہ شوہر یا محرم ہونا شرط ہے۔ خواہ وہ جوان ہو یا بوڑھی۔ اور تین دن سے کم کی راہ ہو تو بغیر محرم اور شوہر کے بھی جاسکتی ہے، جانے کے زمانے میں عورت عدت میں نہ ہو، وہ عدت وفات کی ہو، یا طلاق کی، بائن کی ہو، یا رجعی کی۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ششم)

ہدایہ میں ہے: ویعتبر فی المرأة ان یکون لها محرم تحج به او زوج ولا یجوز لها ان تحج بغیرهما اذا کان بینها وبین مکة ثلاثة ایام۔ اس کے تحت فتح القدیر میں ہے: قوله (ان یکون لها محرم) کابن او عم و کما یشترط المحرم کذا یشترط عدم العدة۔ (ج۲، ص۲۱۳، کتاب الحج)

تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: ومع عدم عدة علیها مطلقا۔ اس کے تحت شامی میں ہے: قوله: مع عدم عدة ای فلا یجب علیها الحج اذا وجدت کما فی شرح المجمع واللباب۔ قال شارحه: وهو مشعر بانه شرط الوجوب وذکر ابن امیر حاج انه شرط الاداء وهو الاظهر۔ قوله: ایة عدة کانت ای سواء کانت عدة وفات او طلاق بائن او رجعی۔ (ج۳، ص۴۶۶)

مذکورہ بالا تفصیلات سے ظاہر ہے کہ ہندوستان سے جانے والی عورت کے ساتھ شوہر یا محرم کا ہونا ضروری ہے یوں ہی عورت اگر عدت میں ہو تو وہ بھی نہیں جاسکتی۔ مگر وہ عورت جو ہندوستان سے اپنے شوہر یا محرم کے ساتھ حج کے لئے نکلی اور سعودیہ پہنچ گئی، مگر قضائے الٰہی سے سفر میں اس کے شوہر کا انتقال ہو گیا یا اس نے طلاق بائن یا مغلظہ دے دی تو اس صورت میں عورت کیا کرے گی؟

فقہائے کرام نے اس مقام پر الگ الگ صورتوں میں الگ الگ احکام بیان کیے ہیں۔

بہار شریعت میں ہے:

سفر میں شوہر نے طلاق بائن دی یا اس کا انتقال ہوا، اب وہ جگہ شہر ہے یا نہیں اور وہاں سے جہاں جانا ہے مدت سفر ہے یا نہیں؟، اور بہر صورت مکان مدتِ سفر ہے یا نہیں؟ اگر کسی طرف مسافتِ سفر نہ ہو تو عورت کو اختیار ہے وہاں جائے یا گھر واپس آئے اس کے ساتھ محرم ہو یا نہ ہو مگر بہتر یہ ہے کہ گھر واپس آئے اور اگر ایک طرف مسافت سفر ہے اور دوسری طرف نہیں تو جدھر مسافت سفر نہ ہو اس کو اختیار کرے اور اگر دونوں طرف مسافت سفر ہے اور وہاں آبادی نہ ہو تو اختیار ہے جائے یا واپس آئے، ساتھ میں محرم ہو یا نہ ہو اور بہتر گھر واپس آنا ہے اور اگر اس وقت شہر میں ہے تو وہیں عدت پوری کرے محرم یا بغیر محرم نہ اِدھر آسکتی ہے اور نہ اُدھر جاسکتی ہے، اور اگر اس وقت جنگل میں ہے مگر راستہ میں گاؤں یا شہر ملے گا اور وہاں ٹھہر سکتی ہے کہ مال یا آبرو کا اندیشہ نہیں اور ضرورت کی چیزیں وہاں ملتی ہوں تو وہیں عدت پوری کرے پھر محرم کے ساتھ وہاں سے سفر کرے۔ (بہار شریعت، حصہ ۸، ص۲۴۷، عدت کا بیان بحوالہ در مختار، ج۵، ص۲۳۲)

شامی میں درمختار کے اس قول (المانعة من سفرھا) کے تحت ہے: اما الواقعة فی السفر فان کان الطلاق رجعیا لا یفارقھا زوجھا اوبائنا فان کان الی کل من بلدھا ومکة اقل من مدة السفر تخیرت او الی احدھما سفر دون الآخر تعین ان تصیر الی الآخر او الی کل منھما سفر فان کانت فی مصر قرت فیہ الی ان تنقضی عدتھا ولا تخرج وان وجدت محرما خلافا لھما وان کانت فی قریة اومفازة لاتامن علی نفسھا فلھا ان تمضی الی موضع امن ولا تخرج منہ حتی تمضی عدتھا وان وجدت محرما عندہ خلافا لھما کذا فی فتح القدیر۔ (ج۳،ص۴۶۶)

اب حالات مختلف ہو چکے ہیں، اب زمینی سفر کی جگہ ہوائی سفر نے لے لی ہے، اب پوری دنیا سے حجاج کرام پہلے سے طے شدہ نظام الاوقات کے تحت ہوائی جہاز سے آتے اور جاتے ہیں، کچھ حاجیوں کو پہلے مکہ بھیجا جاتا ہے اور وہ جدہ ایئرپورٹ پر اُترتے ہیں اور کچھ حاجیوں کو پہلے مدینہ بھیجا جاتا ہے، وہ مدینہ ایئرپورٹ پر اُترتے ہیں۔ آنے، جانے کی تاریخ پہلے سے متعین ہوتی ہے، ٹھہرنے کی جگہ یعنی ہوٹل بھی متعین ہوتے ہیں، دونوں جگہوں پر مدت اقامت بھی متعین ہوتی ہے۔ اب حاجیوں کو نہ تو اپنی مرضی سے کہیں ٹھہرنے کی اجازت ہے اور نہ ہی مدت اقامت بڑھانے کی سہولت۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی سخت دشوار بلکہ حرج کا عظیم باعث ہے۔ حد تو یہ ہے کہ پاسپورٹ تک ان کے ہاتھ میں نہیں ہوتے۔ ایئرپورٹ پر اُترتے ہی معلم کے آدمی پاسپورٹ جمع کر لیتے ہیں اور جس دن واپسی ہوتی ہے اس دن ایئرپورٹ جانے سے کچھ پہلے دیتے ہیں۔ اب ایسی صورت میں جو عورت اپنے وطن سے جدہ یا مدینہ ایئرپورٹ پر پہنچی اور قبل حج اس کے شوہر نے طلاق بائن دے دی یا اس کا شوہر انتقال کر گیا، تو کیا مذکورہ عورت کے لئے سعودیہ عربیہ کے موجودہ نظام کو دیکھتے ہوئے، جدہ یا مدینہ ایئرپورٹ کے آس پاس کسی مقام پر شیڈول کے برخلاف عدت تک ٹھہرنا ممکن ہے؟ یوں ہی شیڈول کو چینج کر کے بے محرم گھر واپس آنا کیا شرعاً جائز ہے؟ جبکہ وطن کی مسافت، سفر شرعی ہے، اس کے حق میں دونوں سخت دشوار ہے، ہاں یہ صورت نسبۃً آسان ہے کہ اپنے شیڈول کے مطابق مکہ مکرمہ پہنچے۔

جدہ سے مکہ مکرمہ کی مسافت اعلیٰ حضرت کی تصریح کے مطابق سفر شرعی نہیں، اس لئے بے محرم سفر کر سکتی ہے۔ مگر مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کی مسافت مدت سفر ہے اس لئے امام اعظم کے مذہب پر بے محرم سفر نہیں کر سکتی۔ فتح القدیر میں ہے: فان لزمتھا العدة فی السفر فان کان رجعیا لا یفارقھا زوجھا او بائنا. فان کان الی کل من بلدھا ومکة أقل من مدة السفر تخیرت. او الی احدھما سفر دون الآخر تعین ان تصیر الی الآخر او کل منھما سفر. فان کانت فی مصر قرّت فیہ الی أن تنقضی عدتھا ولا تخرج وان وجدت محرماً مادامت العدة عندہ خلافا لھما, وان کانت فی قریة او مفازة لا تأمن علی نفسھا فلھا أن تمضی الی موضع آخر آمن فلا تخرج منہ حتی تمضی عدتھا, وان وجدت محرماً عندہ خلافا لھما۔ (ج۲،ص۴۲۶، کتاب الحج)

ہدایہ اولین میں ہے: واذا خرجت المرأة مع زوجھا الی مکة فطلقھا ثلثا او مات عنھا فی غیر مصر فان کان بینھا وبین مصرھا أقلّ من ثلثة ایام رجعت الی مصرھا لانہ لیس بابتداء الخروج معنی ھو بناء وان کانت مسیرة ثلثة ایام ان شاءت رجعت وان شاءت مضت سواء کان معھا ولیّ أولم یکن معناہ اذا کان الی المقصد ثلاثة ایام ایضاً لان المکث فی المکان اخوف علیھا من الخروج الا ان الرجوع اولی لیکون الاعتداد فی منزل الزوج الا ان یکون طلقھا او مات عنھا زوجھا فی مصر فانھا لا تخرج حتی تعتدّ ثم تخرج ان کان لھا محرم وھذا عند ابی حنیفة وقال ابو یوسف ومحمد ان کان معھا محرم فلا بأس بان تخرج من المصر قبل ان تعتد لھما ان نفس الخروج مباح دفعا لا ذی الغربة ووحشة الوحدة وھذا عذر وانما الحرمة للسفر وقد ارتفعت بالمحرم ولہ ان العدة امنع من الخروج من عدم المحرم فان للمرأة ان تخرج الی مادون السفر بغیر محرم ولیس للمعتدة ذالک فلما حرم علیھا الخروج الی السفر بغیر المحرم ففی العدة اولی۔

(ہدایہ اولین، ص۴۰۹، کتاب الطلاق، باب العدة)

قوله: (واذا خرجت المرأة مع زوجها الى مكة او غيرها) اس کے تحت فتح القدیر میں ہے: المقصود اذا سافر بها فاما رجعيا او بائنا، ففي الرجعي تتبع زوجها حيث مضى لأن النكاح قائم. وان كان بائنا او مات عنها وبينها وبين كل من مصرها ومقصدها أقل من السفر، فان شاءت مضت الى المقصد وان شاءت رجعت سواء كانت في مصر اولا، معها محرم اولا، لانه ليس في ذالك انشاء سفر وخروج المطلقة والمتوفى عنها زوجها ما دون السفر مباح اذا مست الحاجة اليه بمحرم وبغيره، الا ان الرجوع اولى ليكون الاعتداد في منزل الزوج. كذا في الدراية، واطلاق المصنف يقتضي انه اذا كان بينها وبين مصرها اقل من مدة السفر رجعت سواء كان بينها وبين مقصدها سفر او دونه اما ان كان مدة سفر فظاهر لأن المضي الى مقصدها سفر والرجوع ليس بسفر، واما ان كان دونها فترجع ايضا لانها كما رجعت تصير مقيمة واذا مضت تكون مسافرة مالم تصل الى المقصد، فاذا قدرت على الامتناع عن استدامة السفر في العدة تعين عليها ذالك. كذا في النهاية وهو اوجه، قوله: (ومعناه اذا كان الى المقصد ثلثة ايام) فصاعداً، فاذا كان دونها الى المقصد لا تتخير بل يتعين عليها الذهاب الى المقصد، قوله: (الا ان يكون) استثناء من قوله ان شاءت رجعت وان شاءت مضت، اى في جميع الاحوال الا في حال يكون طلقها او مات عنها في مصر، فانها لا تتخير بل يتعين عليها ان تعتد فيه عند ابي حنيفة سواء كان معها محرم اولا۔ (فتح القدیر، ج۴، ص۳۱۱، ۳۱۲، باب العدة)

صاحب ہدایہ اور صاحب فتح القدیر کی تصریحات سے واضح ہے کہ اگر عورت شہر میں مطلقہ یا بیوہ ہوئی اور مقصد کی طرف مسافت، سفر شرعی ہے تو امام اعظم کے مذہب پر عدت تک وہیں رکنا ہوگا، بعد انقضائے عدت محرم کے ساتھ جاسکتی ہے، البتہ صاحبین کے مذہب پر تکلیف دہ اجنبیت اور وحشتناک تنہائی کو دفع کرنے کے لئے محرم کے ساتھ عدت میں بھی نکلنے کی اجازت ہے کیونکہ یہ عذر ہے، ہاں اگر مکہ مکرمہ کی مسافت، سفر شرعی نہ ہو تو سب کے نزدیک مکہ جانا متعین ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ جو عورت جدہ میں مطلقہ یا بیوہ ہوئی وہ تو مکہ جائے گی کہ مکہ کی دوری سفر شرعی نہیں مگر جو عورت مدینہ شریف میں مطلقہ یا بیوہ ہوئی وہ امام اعظم کے مسلک پر مکہ نہیں جاسکتی، وہیں رہ کر عدت گزارنا ضروری ہے۔ مگر عصر حاضر میں سعودی نظام حکومت کو دیکھتے ہوئے کیا انقضائے عدت تک وہاں ٹھہرنا ممکن بھی ہے؟ کئی جانکاروں کے بیان کے مطابق زمانۂ عدت تک وہاں ٹھہرنے کی اجازت مل ہی نہیں سکتی اور بالفرض کسی طرح بمشقت تمام ٹھہرنے کی اجازت مل بھی گئی تو یہ صورت نادر جس پر احکام شرعیہ کی بنا نہیں ہوسکتی اور وطن سے محرم بلانا اور اتنے دنوں تک کے اخراجات کا انتظام کرنا سخت حرج ومشقت کا باعث لہٰذا ایسی صورت میں دفع حرج یا اسقاط حج فرض کی ضرورت کے سبب، بے محرم ہی اس عورت کو مکہ معظمہ جانے کی شرعاً اجازت ہونی چاہئے اور جس کے ساتھ محرم ہے اسے بھی قول صاحبین پر بحالت مجبوری عدت ہی میں مکہ جانے کی اجازت ہونی چاہئے کہ ضرورت شدیدہ اور حاجت ملجئہ کے وقت اول امام سے عدول کی اجازت ہے۔

احصار کی بحث:

اس مقام پر احصار کی بحث بھی ضروری ہے تاکہ مسئلہ دائرہ کے تمام گوشوں پر فقہی نقطۂ نظر واضح ہوسکے۔

احصار کی تعریف اور اس کی صورتیں، جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا مگر کسی وجہ سے پورا نہ کرسکا اسے مُحصَر کہتے ہیں۔ جن وجوہ سے حج یا عمرہ نہ کرسکے وہ یہ ہیں: (۱) دشمن۔ (۲) درندہ۔ (۳) مرض کہ سفر کرنے اور سوار ہونے میں اس کے زیادہ ہونے کا گمان غالب ہے۔ (۴) ہاتھ پاؤں ٹوٹ جانا۔ (۵) قیدی۔ (۶) عورت کے محرم یا شوہر جس کے ساتھ جارہی تھی اس کا انتقال ہوجانا۔ (۷) عدت۔ (۸) مصارف یا سواری کا ہلاک ہوجانا۔ (۹) شوہر حج نفل میں عورت کو اور مولیٰ لونڈی، غلام کو منع کردے۔ (بہار شریعت، حصہ ۶، ص۱۱۹۵)

اسی میں ہے: عورت کا شوہر یا محرم مرگیا اور وہاں سے مکہ معظمہ، مسافتِ سفر یعنی تین دن کی راہ سے کم ہے تو محصر نہیں اور تین دن یا زیادہ کی راہ ہے تو اگر وہاں ٹھہرنے کی جگہ ہے تو محصر ورنہ نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۶، ص۱۱۹۵)

ردالمحتار میں ہے (اذا أحصر بعدو أو مرض أو موت محرم) کے تحت ہے: فلو احرمت ولیس لها محرم ولا زوج فهی محصرة کما فی اللباب والبحر، ثم هذا اذا کان بینها وبین مکة مسیرة سفر وبلدها اقل منه او اکثر، لکن یمکنها المقام فی موضعها، والا فلا احصار فیما یظهر ۔ (الجزء الرابع، باب الاحصار، ص ۴۱۳)

عالمگیری میں ہے: المحصر من أحرم ثم منع عن مضی فی موجب الاحرام سواء کان المنع من العدو او المرض او الحبس او الکسر او القرح او غیرها من الموانع من اتمام ما احرم به حقیقة او شرعا وهذا قول اصحابنا رحمهم الله تعالیٰ، کذا فی البدائع۔ اسی میں ہے: واذا احرمت ولا زوج لها ومعها محرم فمات محرمها او احرمت ولا محرم لها ولکن معها زوجها فمات زوجها فانها محصرة هکذا فی البدائع۔ اسی میں ہے: واذا مات محرم المراة فی الطریق وبینها بین مکة مسیرة ثلثة ایام فصاعدا فهی بمنزلة المحصر۔ اسی میں ہے: (واما حکم الاحصار) وهو ان یبعث بالهدی او بثمنه لیشتری به هدیا ویذبح عنه ومالم یذبح لا یحل وهو قول عامة العلماء۔ (ج ۱، ص ۲۵۵، الباب الثانی عشر فی الاحصار)۔ البدائع الصنائع میں ہے: فالمحصر نوعان: نوع لا یتحلل الا بالهدی ونع یتحلل بغیر الهدی۔ اما الذی لا یتحلل الا بالهدی فکل من منع من المضی فی موجب الاحرم حقیقة او منع منه شرعاً حقا للہ تعالیٰ لا لحق العبد علی ما ذکرنا فهذا لا یتحلل الا بالهدی وهو ان یبعث بالهدی او بثمنه لیشتری به هدیا فیذبح عنه ومالم یذبح لا یتحلل۔ (ج ۲، ص ۱۷۷، ۱۷۸)

نزہۃ القاری شرح بخاری میں ہے: محصر کا حکم۔ محصر جہاں روکا جائے وہاں سے قربانی کا جانور حرم میں بھیج دے اور جس کے ہاتھ بھیجے اس سے دن، تاریخ، وقت، ٹھہرا لے، کہ فلاں دن فلاں وقت قربانی کرنا۔ اس وقت کے بعد یہ احرام سے باہر ہوگیا۔ اگرچہ حلق یا قصر نہ کرے۔ مگر بہتر ہے کہ کرلے اب اگر صرف حج کا احرام تھا یا صرف عمرے کا۔ تو ایک جانور بھیجنا کافی ہے، اور اگر قارن ہے تو دو بھیجے، ان قربانیوں کا حرم میں ہونا ضروری ہے۔ حرم کے باہر نہیں ہوسکتیں۔ اور اس کی قضا اس پر واجب ہے، اگر احرام صرف عمرہ کا تھا تو صرف ایک عمرہ کافی ہے، اور اگر حج کا تھا تو ایک حج ایک عمرہ ضروری ہے، اور اگر قارن تھا تو ایک حج دو عمرے کرے۔ (ج ۴، ص ۴۳۸)

مذکورہ بالا فقہی جزئیات سے ظاہر ہے کہ جس عورت نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا پھر اس کا محرم یا شوہر مر گیا تو وہ محصرہ ہے جبکہ وہاں سے مکہ کی مسافت، مدت سفر یا اس سے زیادہ ہو اور وہاں ٹھہرنے کی جگہ بھی ہو لیکن اگر مکہ کی مسافت مدت سفر سے کم ہو یا زیادہ ہو لیکن وہاں ٹھہرنے کی جگہ نہیں تو ان دونوں صورتوں میں محصرہ نہیں، اس سے عیاں ہوگیا کہ جو عورت جدہ میں قبل حج بیوہ ہوگئی یا اس کا محرم مر گیا وہ محصرہ نہیں کہ جدہ سے مکہ مکرمہ کی دوری مدت سفر سے کم ہے یونہی وہ عورت جو مدینہ منورہ میں بیوہ یا بے محرم ہوئی تو اگرچہ وہاں سے مکہ کی دوری سفر شرعی سے زیادہ ہے لیکن جب وہاں انقضائے عدت تک ٹھہرنے کی اجازت ہی نہیں تو وہ عورت بھی محصرہ نہیں ہوگی، تو کیا ان دونوں صورتوں میں مذکورہ عورت کو حج کرنے کی اجازت ہوگی؟ اس سلسلے میں تلاش بسیار کے باوجود کوئی صریح جزئیہ نہ ملا جس میں فقہائے کرام نے صاف صاف حج کی اجازت دی ہو البتہ بعض عبارتوں سے جواز کی طرف، تو بعض سے عدم جواز کی طرف اشارہ ملتا ہے اور شاید اسی لئے مفتیان کرام کے فتاوے مختلف نظر آرہے ہیں۔ بطور تمثیل صرف دو فتوے پیش کیے جارہے ہیں۔

پہلا فتویٰ:

مبارکپور سے جاری ایک فتویٰ میں، بہار شریعت، شامی، عالمگیری، فتح القدیر کی مذکورہ بالا عبارات جن میں یہ صراحت ہے کہ "اگر عورت ایسی جگہ بیوہ یا بے محرم ہوئی کہ وہاں سے مکہ مکرمہ کی دوری مدت سفر سے کم ہے تو وہ محصرہ نہیں مکہ چلی جائے" سے یہ نتیجہ نکالا کہ اسے حج کرنے کی اجازت ہے، نیز اپنے موقف کی تائید میں فتاویٰ رضویہ کی یہ عبارت بھی پیش کی "اور اگر شوہر و محرم نہیں رکھتی تو اگر اتنی دور پہنچ گئی کہ مکہ معظمہ تک مدت سفر نہیں مثلاً جدہ پہنچ گئی تو اب چلی جائے اور واپس نہ ہو۔ وکانت کمن ابانها زوجها او مات عنها۔ پھر بعد حج مکہ معظمہ میں

اقامت کرے۔ (ج۴، ص۶۸۴) اس عبارت کو نقل کرنے کے بعد مفتی صاحب لکھتے ہیں: اس عبارت میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے بے شوہر و محرم والی عورت کو اس عدت کے جیسی بتایا ہے جس کا شوہر مکہ معظمہ کے راستے میں فوت ہو جائے اور اسے حج کی اجازت دی ہے۔ اور بعد حج مکہ معظمہ میں عدت وفات پوری کرنے کا حکم دیا ہے۔ لیکن اس زمانے میں حکومت سعودیہ کے سخت قانون اور اس پر سختی کے ساتھ عمل کی وجہ سے وہاں پورے زمانہ عدت تک قیام سخت دشوار ہے اور حرج وضرر کا باعث بھی اس لئے اسے اجازت ہے کہ اپنے ملک میں آکر عدت گزارے، اگر یہ ممکن ہو کہ اپنے ملک میں جہاں پہلے پہنچی وہاں عدت گزار سکے یا اس سے قریب ترین آبادی میں تو وہیں عدت گزارے اور یہ بھی دشوار ہو تو ناچار ہے شوہر کے گھر پہنچ کر عدت کے ایام پورے کرے۔ فتح القدیر میں ہے: وفی البدائع۔ رجعت وبلغت ادنی الموضع التی تصلح للاقامة اقامت فیه واعتدت وان لم تجد محرما بلا خلاف و کذا ان وجدت عند ابی حنیفة ومثله فی المحیط وفیه: البدوی طلق امرأته فاراد نقلها الی مکان آخر فی الکلاء والماء فان لم تتضرر بترکها فی ذلك الموضع فی نفسها ومالها لیس له ذالك وان تتضرت فله ذالك اذا الضرورات تبیح المحظورات (اھ، ج۴، ص۱۶۹، قبیل باب ثبوت النسب، واللہ اعلم) ماہنامہ اشرفیہ، شمارہ فروری ۲۰۰۴ء

دوسرا فتویٰ:

بریلی شریف سے جاری شدہ فتویٰ میں بھی انہی جزئیات کو پیش کیا گیا ہے جن میں یہ صراحت ہے کہ اگر مکہ معظمہ کی مسافت مدت سفر سے کم ہے تو مکہ چلی جائے۔ آگے مفتی صاحب لکھتے ہیں: ان عبارت میں اگرچہ اس امر کی تصریح نہیں کہ اگر مکہ معظمہ تک مسافت، سفر شرعی سے کم ہو تو اسے حج کو نکلنا جائز ہے یا نہیں، مگر انداز بیان سے یہ صاف ظاہر ہے کہ ہندہ بہر حال حج کے لئے نہ نکلے بلکہ انقضائے عدت کے لئے وہیں رکے اور عدت پوری کرے، اسی بدائع الصنائع میں باب العدۃ کے تحت جابجا اس کی تصریح موجود۔ چنانچہ فرماتے ہیں: و کذا المعتدۃ من طلاق رجعی لیس لها ان تخرج الی سفر سواء کان سفر حج فریضة او غیر ذالك لا مع زوجها ولا مع محرم غیرہ حتی تنقضی عدتها او یراجعها لعموم قوله تعالیٰ ولا تخرجوھن من بیوتهن ولا یخرجن من غیر فصل بین خروج وخروج ولما ذکرنا ان الزوجیة قائمة لان ملك النکاح قائم فلا یباح لها الخروج لان العدۃ لما منعت اصل الخروج فلان تمنع من خروج مدید وھو الخروج الی السفر اولی او انما استوی فیه سفر الحج وغیرہ وان کان حج الاسلام فرضا لان المقام فی منزلها واجب لا یمکن تدارکه بعد انقضاء العدۃ وسفر الحج واجب یمکن تدارکه بعد انقضاء العدۃ لان جمیع العمر وقته فکان تقدیم واجب لا یمکن تدارکه بعد الفوت جمعا بین الواجبین فکان اولی ولیس لزوجها ان یسافر بها عند اصحابنا الثلاثة (وفیه) ویستوی الجواب فی حرمة الخروج والاخراج الی السفر وما دون ذالك لعموم النهی الا ان النهی عن الخروج والاخراج الی ما دون السفر اخف لخفة الخروج والاکراج فی نفسه واذا خرج مع امرأته مسافرا فطلقها فی بعض الطریق او مات عنها فان کان بینها وبین مصرھا الذی خرجت منه اقل من ثلاثة ایام وبینها بین مقصدھا ثلاثة ایام فصاعدا رجعت الی مصرھا لانها لو مضت لاحتاجت الی انشاء سفر وھی معتدۃ۔

(الی ان قال) قال ابو حنیفة تقیم فیه حتی تنقضی عدتها ولا تخرج بعد انقضاء عدتها الا مع محرم حجاً کان او غیرہ وقال ابو یوسف و محمد ان کان معها محرم مضت علی سفرھا۔ (ج۳، ص۲۰۶،۲۰۷) یونہی ہندیہ جلد اول ص ۵۳۵ پر ہے: المعتدۃ لا تسافر لا للحج ولا لغیرہ ولا یسافر بها زوجها عندنا وان سافر بها وھو لا یرید الرجعة لا یصیر مراجعا کذا فی فتاویٰ قاضی خان۔ اور انقضائے عدت کے لئے ٹھہرنے کے بعد کسی کے ذریعہ قربانی کا جانور یا اس کی قیمت بھیج دے تاکہ وہ اس سے ہدی کا جانور خرید کر اس کی طرف سے ذبح کر دے۔ اس لئے کہ وہ ایسی محصر ہے کہ بغیر دم دیئے احرام سے باہر نہیں ہو سکتی۔ البدائع الصنائع ج۲، ص ۱۷۸،۱۷۷ پر ہے: فالمحصر نوعان: نوع لا یتحلل الا بالهدی ونع یتحلل بغیر الهدی۔ اما الذی لا یتحلل الا بالهدی فکل من منع من المضی فی موجب الاحرام حقیقة او منع منه شریعا حقا للہ تعالیٰ لا لحق العبد علی ما ذکرنا فهذا لا یتحلل الا

بالھدی وھو ان یبعث بالھدی او بثمنہ لیشتری بہ ھدیا فیذبح عنہ ومالم یذبح لا یتحلل۔ وفی الھندیۃ: ان یبعث بالھدی او بثمنہ لیشتری بہ ھدیا ویذبح عنہ ومالم یذبح لا یحل وھو قول عامۃ العلماء۔ (ج۱، ص۲۵۵) اور اگر مکہ معظمہ میں پہنچ گئی ہو تو ایام عدت وہیں گزارے۔ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب گھر لوٹنے پر قانونا یا کسی دوسری وجہ سے مجبور نہ ہو اور نہ وہاں اقامت میں کوئی حرج ہو ورنہ ایام عدت اپنے گھر پر گزارے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) (فتاویٰ مرکزی دار الافتاء، ص۲۳۰ تا ۲۳۳)

نزہۃ القاری میں باب الاحصار فی الحج کے زیر عنوان عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث ہے: الیس حسبکم سنۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان حبس احد کم عن الحج فطاف بالبیت وبالصفا والمروۃ ثم حل من کل شیء حتی یحج عاما قابلا فیھدی او یصوم ان لم یجد ھدیا۔

اس کی شرح میں شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: امام اعظم نے فرمایا: جو مکہ معظمہ پہنچ جائے وہ محصر نہیں اگرچہ حج کا احرام باندھ کر گیا ہو۔ وہ عمرہ کر کے احرام کھول دے۔ یہ اس کے مثل ہے جس کا حج فوت ہو گیا ہو۔ وہ بعد میں جب موقع ہو حج کرے۔ محصر وہ ہے جو مکہ معظمہ نہ پہنچ سکے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث کا بھی حاصل یہی ہے۔ کہ فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دے اور سال آئندہ حج کرے۔ (ج۴، ص۴۴۱)

مذکورہ بالا تفصیلات، جزئیات کی روشنی میں درج ذیل سوالات مفتیان کرام کی خدمت میں پیش کیے جا رہے ہیں۔ امید کہ ان کا تحقیقی اور شافی جواب عطا فرما کر شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کو شاد کام فرمائیں گے۔

(۱) عدت اصل خروج سے مانع ہے یا سفر شرعی سے؟ بے محرم جانے سے مانع ہے یا محرم کے ساتھ بھی؟

(۲) جو عورت حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر نکلی اور اپنے وطن ہی میں ساڑھے ستاون میل یعنی ۹۲ کلو میٹر طے کرنے کے بعد بیوہ یا مطلقہ بائنہ ہو گئی تو اب کیا کرے گی؟

(۳) جو عورت جدہ یا مکہ مکرمہ پہنچ گئی اور قبل حج بیوہ یا مطلقہ بائنہ ہو گئی تو وہ محصرہ ہے یا نہیں؟ مکہ جا کر حج کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ عدت کب، کہاں اور کیسے گزارے گی؟

(۴) جو عورت مدینہ منورہ پہنچ کر قبل حج بیوہ یا مطلقہ بائنہ ہو گئی وہ محصرہ ہے یا نہیں؟ جبکہ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کی دوری مدت سفر سے زائد ہے اور مدینہ منورہ میں قانوناً ایک ہفتہ سے زائد ٹھہرنے کی اجازت نہیں تو وہ عورت مکہ جا کر حج کرے گی یا نہیں؟ عدت کب، کہاں اور کیسے گزارے گی؟ کیا ایسی عورت کو دفع حرج یا اسقاط حج فرض کی ضرورت کی بنا پر بے محرم مکہ مکرمہ جانے کی اجازت ہو گی؟ جبکہ بقدر کفایت مال نہ ہونے کی صورت میں روزی کمانے کے لئے اور کھیت کھلیان دیکھنے والا کوئی دوسرا نہ ہو تو اس کی دیکھ بھال کے لئے معتدہ کو عدت وفات میں نکلنے کی اجازت دی گئی ہے یونہی اسقاط حج فرض کی ضرورت کے پیش نظر فوٹو کھنچوانے کی اجازت دی جاتی ہے، تو کیا صورت مذکورہ میں اسباب ستہ میں سے کسی سبب کا سہارا لیا جا سکتا ہے؟ اگر عورت کے ساتھ محرم ہو تو کیا مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک بحالت عدت سفر کرنے میں قول امام سے عدول کر کے قول صاحبین پر فتویٰ دیا جا سکتا ہے؟

(۵) سوال نمبر ۳، اور ۴، کے تحت ذکر کردہ صورت میں اگر شرعاً حج کرنے کی گنجائش نکل آئے تو کیا بعد حج وطن واپسی کے لئے محرم بلانا ضروری ہے یا اسباب ستہ میں سے کسی سبب کی بنا پر بے محرم ہی جانے کی اجازت ہے؟ اگر بدرجۂ مجبوری مذکورہ عورت ایسے قافلے کے ساتھ وطن واپس آئے جن میں ثقہ اور متدین مرد اور عورتیں شامل ہوں تو کیا عدم محرم کی کمی پوری ہو جائے گی اور عورت گناہ سے بچ جائے گی؟

فقط والسلام

مرتب سوالات: شمشاد احمد مصباحی، خادم جامعہ امجدیہ، گھوسی، مئو

۸۶/۹۲

فیصلہ

بابت: سفر حج کے دوران عورت مطلقہ یا بیوہ ہو جائے تو کیا کرے؟

فیصلہ و تجویز: سفر حج کے دوران عورت مطلقہ یا بیوہ ہو جائے تو کیا کرے؟

سوال (۱) عدت اصل خروج سے مانع ہے یا سفر شرعی سے؟ بے محرم جانے سے مانع ہے یا محرم کے ساتھ بھی؟

الجواب: باتفاق رائے طے ہوا کہ عدت اصل خروج سے مانع ہے، خواہ محرم کے ساتھ ہو یا نہ ہو، ردالمحتار ج۵، ص۲۲۵/ مکتبہ زکریا میں ہے: ”اما الخروج للضرورۃ فلا فرق بینہما کما نصوا علیہ فیما یاتی“ تبیین الحقائق، ج۳، ص۲۷۳/ میں ہے: ”والمعتدۃ یباح لھا الخروج الی اقل من السفر للضرورۃ“۔ حاشیہ شلبی میں اس کے تحت ہے: ”یعنی عن طلاق أو وفاۃ“۔

فتاویٰ رضویہ ج۵، ص۸۴۹/ میں ہے:

”مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید فوت ہوا جو ایک موضع میں رہتا تھا، وہاں کوئی طبیب نہیں ہے، پس اس کی زوجہ ایام عدت ہی میں بوجہ علالت اپنی دختر نیز اپنے بچوں خورد سال کے واسطے علاج کے لئے کسی دوسری جگہ جاسکتی ہے یا نہیں اور نبض کسی حکیم کو دِکھا سکتی ہے یا نہیں؟ جواب: نبض بضرورت دِکھا سکتی ہے اور دوسری جگہ اس طور پر جا سکتی ہے کہ رات کا اکثر حصہ شوہر کے ہی مکان میں گزارے اور اگر اسی مکان میں ممکن ہو تو یہ بھی حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔“

تنویر الابصار و در مختار میں ہے:

”(وتعتدان) ای معتدۃ طلاق وموت (فی بیت وجبت فیہ) ولا تخرجان منہ (الا أن تخرج أو ینھدم المنزل أو تخاف انھدامہ أو (تلف مالھا أو لا تجد کراء البیت) ونحو ذلک من الضرورات فتخرج لأقرب موضع الیہ“[ج۵، ص۲۲۵، باب العدۃ] واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۲) جو عورت حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر نکلی اور اپنے وطن ہی میں ساڑھے ستاون میل یعنی ساڑھے بانوے کیلو میٹر طے کرنے کے بعد بیوہ یا مطلقہ بائنہ ہو گئی تو اب کیا کرے گی؟

الجواب: جو عورت حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر نکلی اور اپنے ملک ہی میں کسی جگہ مسافت سفر طے کرنے کے بعد بیوہ یا مطلقہ بائنہ ہو گئی اور وہاں سے مکہ مکرمہ کی دوری مدت سفر ہے اور وہ جگہ صالح اقامت نہیں ہے تو وہ محصرہ نہیں ہے۔ بدائع الصنائع، ج۳، ص۳۲۷/ میں ہے:

”وان کان بینہا وبین مصرھا ثلثۃ ایام وبینہا وبین مقصدھا ثلثۃ ایام فصاعدا فان کان الطلاق فی المفازۃ او فی موضع لا یصلح للاقامۃ بان خافت علیٰ نفسھا او متاعھا فھی بالخیار ان شاءت مضت وان شاءت رجعت“۔

بہار شریعت میں ہے:

"اگر دونوں طرف مسافت سفر ہے اور وہاں آبادی نہ ہو تو اختیار ہے، جائے یا واپس آئے، ساتھ میں محرم ہو یا نہ ہو اور بہتر گھر واپس آنا ہے۔"[حصہ ۸، ص ۲۴۷]

بہار شریعت کی مذکورہ بالا عبارت سے واضح ہے کہ اگر عورت ایسی جگہ مطلقہ بائنہ یا بیوہ ہوئی جو صالح اقامت نہیں تو اس کو مقصد یعنی مکہ مکرمہ جانے کی اجازت ہے لہذا اس صورت میں وہ محصرہ نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

سوال(۳) جو عورت جدہ یا مکہ مکرمہ پہنچ گئی اور قبل حج بیوہ یا مطلقہ بائنہ ہوگئی وہ محصرہ ہے یا نہیں؟ مکہ جانے کی اجازت ہے یا نہیں؟ عدت کب، کہاں اور کیسے گزارے گی؟

الجواب: وہ محصرہ نہیں ہے، وہ مکہ مکرمہ جائے گی اور حج و عمرہ ادا کرے گی اور بعد حج وہاں عدت کے ایام گزارنے کی اجازت نہ ملنے کی صورت میں محرم ہو تو محرم کے ساتھ ورنہ متدین عورتوں کے ساتھ اپنے ملک آکر عدت پوری کرے گی اور اگر یہ ممکن ہو کہ واپسی میں جہاں پہلے پہنچی ہے، وہاں عدت گزار سکتی ہے یا اس سے قریب تر کسی جگہ پر رہ کر عدت گزار سکتی ہے تو وہیں عدت گزارے اور اگر اس میں بھی حرج و مشقت ہو تو بوجہ مجبوری شوہر کے گھر پہنچ کر عدت پوری کرے۔

فتح القدیر میں بدائع الصنائع سے ہے:

"رجعت و بلغت ادنی المواضع التی تصلح للاقامة اقامت فيه واعتدت ان لم تجد محرما بلا خلاف و كذا ان وجدت عند أبي حنيفة رحمه الله و مثله في المحيط، وفيه: البدوى طلق امرأته فأراد نقلها الى مكان آخر في الكلاء والماء فان لم تتضرر بتركها في ذلك الموضع في نفسها ومالها ليس له ذلك وان تضررت فله ذلك اذ الضرورات تبيح المحظورات"[ج۴، ص ۳۱۳]

جوہرہ نیرہ میں ہے:

"ولو خرج الرجل بامرأته فسافر للحج فطلقها في بعض الطريق أو مات عنها۔۔۔ واما اذا كان بينها وبين مصرها ثلاثة ايام فصاعدا وبينها وبين مقصدها اقل من ذلك فانها تمضى لمقصدها لانها تحتاج في عودها الى انشاء سفر وهي ممنوعة من السفر ولا تحتاج اليه في المضى"[جوہرہ، ج۳، ص ۱۲۲]

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"اور اگر شوہر و محرم نہیں رکھتی تو اگر اتنی دور پہنچ گئی کہ مکہ معظمہ تک مدت سفر نہیں مثلاً جدہ پہنچ گئی تو اب چلی جائے اور واپس نہ ہو کہ واپسی میں سفر بلا محرم ہے اور وہ حرام ہے۔" وكانت كمن أبانها زوجها اومات عنها ولو في مصر وليس بينها و بين مصرها مدة سفر رجعت ولو بين مصرها مدته وبين مقصدها اقل مضت"۔ پھر بعد حج مکہ مکرمہ میں اقامت کرے۔

[فتاویٰ رضویہ، ج۴، ص ۶۸۴]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کے زمانے میں وہاں اقامت کرنے کی گنجائش تھی لیکن اس زمانے میں حکومت کی طرف سے وہاں رہ کر عدت گزارنے کی اجازت نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

سوال(۴) جو عورت مدینہ منورہ پہنچ کر قبل حج بیوہ یا مطلقہ بائنہ ہو گئی وہ محصرہ ہے یا نہیں؟ جبکہ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کی دوری مدت سفر سے زائد ہے اور مدینہ منورہ میں قانوناً ایک ہفتہ سے زائد ٹھہرنے کی اجازت نہیں تو وہ مکہ معظمہ جا کر حج کرے گی یا نہیں؟ عدت کب، کہاں اور کیسے گزارے گی؟ کیا ایسی عورت کو دفع حرج یا اسقاط حج فرض کی ضرورت کی بنا پر بے محرم مکہ مکرمہ جانے کی اجازت ہو گی؟ جبکہ بقدر کفایت مال نہ ہونے کی صورت میں روزی کمانے کے لئے اور کھیت کھلیان دیکھنے والا کوئی دوسرا نہ ہو تو اس کی دیکھ بھال کے لئے معتدہ کو عدت وفات میں نکلنے کی اجازت دی گئی ہے۔ تو کیا صورت مذکورہ میں اسباب ستہ میں سے کسی سبب کا سہارا لیا جا سکتا ہے؟ اگر عورت کے ساتھ محرم ہو تو کیا مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک بحالت عدت سفر کرنے میں قول امام سے عدول کر کے قول صاحبین پر فتویٰ دیا جا سکتا ہے؟

الجواب: اگر عورت مدینہ منورہ پہنچ کر حالت احرام میں ہو چکی تھی پھر مطلقہ بائنہ یا بیوہ ہو گئی تو اگر مدینہ منورہ میں زمانۂ عدت تک ٹھہرنے کی کسی طور پر کوئی صورت نہ ہو تو وہ محصرہ نہیں۔ اسے مکہ جانے اور حج کرنے کی اجازت ہے یونہی وہ عورت جس نے اب تک احرام نہ باندھا تھا کہ مطلقہ بائنہ یا بیوہ ہو گئی تو اسے بھی سعودیہ کے سخت قانون کے پیش نظر مدینہ منورہ میں زمانۂ عدت تک ٹھہرنے کی اجازت نہ ملنے کے سبب مکہ مکرمہ جانے اور حج کرنے کی اجازت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال(۵) سوال نمبر ۳/ اور ۴/ کے تحت ذکر کردہ صورت میں اگر شرعاً حج کرنے کی گنجائش نکل آئے تو کیا بعد حج وطن واپسی کے لئے محرم بلانا ضروری ہے یا اسباب ستہ میں سے کسی سبب کی بناء پر بے محرم ہی جانے کی اجازت ہے؟ اگر بدرجۂ مجبوری مذکورہ عورت ایسے قافلے کے ساتھ وطن واپس آئے جن میں ثقہ اور متدین مرد اور عورتیں شامل ہوں تو کیا عدم محرم کی کمی پوری ہو جائے گی اور عورت گناہ سے بچ جائے گی؟

الجواب: عورت اگر محرم بلا کر اس کے ساتھ سفر کرنے پر قادر ہو تو بلا محرم سفر کرنا حرام ہے مگر اس وقت سعودی گورنمنٹ کے سخت قانون کی بنا پر وطن سے محرم بلا کر اس کے ساتھ لوٹنا نہایت دشوار ہے اس لئے دفع حرج کی بنا پر سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر عمل کرتے ہوئے ثقہ اور متدین عورتوں کے ساتھ بلا محرم وطن آنے کی اجازت ہے، اس صورت میں عورت گناہ گار نہیں ہو گی۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"اگر ثقہ معتمدہ عورتیں واپسی کے لئے ملیں تو مذہب امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر عمل کر کے ان کے ساتھ واپس آئے اور جانے کے لئے ملیں تو ان کے ساتھ جائے، انہیں کے ساتھ واپس آئے کہ تقلید غیر عند الضرورۃ بلا شبہ جائز ہے"۔ [ج۴، ص ۶۸۴، ۶۸۵]

البتہ موجودہ نظام آمدورفت کے مطابق ایئرپورٹ سے گھر تک اگر مسافت سفر شرعی کی ہو تو محرم کے ساتھ ہی جانا لازم ہے کہ ایئرپورٹ پر محرم بلا کر اس کے ساتھ واپس آنا دشوار نہیں ہے۔ فقہ کا اصول ہے: "ما أبیح للضرورۃ یتقدر بقدرھا"۔ [الاشباہ والنظائر، ج۱، ص ۲۵۲]

واللہ تعالیٰ اعلم

❋ ❋ ❋